السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص یہ کہتا ہے کہ بعض احکام شریعت نظرثانی کے محتاج ہیں۔ اور ضرورت ہے کہ ان میں مناسب تبدیلی کردی جائے کیونکہ وہ عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں ہیں۔ مثال کے طور پر وہ میراث کا ایک اُصول بیان کرتا ہے۔ جس میں یہ حکم ہے کہ آدمی کو دو عورتوں کے برابر حصہ دیا جائے۔ اس طرح کے شخص کے بارے میں حکم شریعت کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

وہ احکام شریعت نہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے اپنی کتاب کریم یا اپنے رسول امین کی زبانی بیان فرمایا مثلاً احکام میراث نماز پنجگانہ زکواۃ اور روزہ وغیرہ جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے واضح فرمادیا ہے اس پر ساری امت کا اجماع ہے۔ کہ کسی کو ان پر اعتراض کرنے اوران کو بدلنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ کیونکہ شریعت کے یہ محکم احکام جس طرح نبی کریم ﷺ کے زمانے میں تھے۔ آپ کے بعد قیامت تک یہ اسی طرح رہیں گے۔ انہی محکم احکام میں سے ایک حکم یہ ہے کہ مرد کو عورت پر فضیلت دی گئی ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی کتاب کریم میں اسے واضح طور پر بیان فرمایا اور تمام علماء اسلام کا اس بات پر اجماع ہے۔ لہٰذا اعتقاد ایمان کے ساتھ اس پر عمل کرنا واجب ہے اور جو شخص یہ گمان کرے کہ اس حکم الٰہی کی بجائے کوئی اور حکم زیادہ موزوں ہے تو وہ کافر ہے۔ اور جو شخص حکم الٰہی کی مخالفت کو جائز قرار دے۔ وہ بھی کافر ہے۔ کیونکہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ رسول اللہ ﷺ اور اجماع امت پر معترض ہے۔ اگر یہ معترض مسلمان ہے تو حاکم وقت پر فرض ہے۔ کہ اس سے توبہ کروائے اگر وہ شخص توبہ کرلے تو بہتر وگرنہ کافر ہونے اور اسلام سے مرتد ہونے کی وجہ سے اسے قتل کرنا واجب ہوجائے گا۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

من بدل دينه فاقتلوه (صحيح بخاري)

''جو شخص اپنے دین کو بدل لے تو اسے قتل کردو۔''

ہم اپنے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے دعاء کرتے ہیں کہ وہ سب کو گمراہ کن فتنوں اور شریعت مطہرہ کی مخالفت سے محفوظ رکھے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ بن باز رحمہ اللہ

جلددوم